بدوی نژاد تھا۔ بڑے بڑے شہروں میں آمد و رفت رکھتا تھا۔ شعر گوئی کا ملکہ خداداد تھا، حاضر جوابی میں اپنا جواب نہ رکھتا تھا۔ ان اوصاف و کمالات کے باعث خلفائے کا ندیم و ہم نشین رہا۔ اسلامی تعلیمات سے بڑا متاثر تھا۔ دینداری، استغنا، اور صلاح و تقویٰ اس کی قبائے علم و فضل کے تکمہائے زریں تھے۔ شاعری کے ذیل میں اس کے کلام کا ناقدانہ تجزیہ کر کے بتایا ہے کہ اگرچہ وہ فطرتاً ہجو گو تھا لیکن اس نے شاعری کے تمام اصناف میں طبع آزمائی کی ہے۔ اور اسلام نے جو فکری اور ذہنی انقلاب پیدا کیا تھا۔ عہد جاہلیت کی شعری خصوصیات کے ساتھ جریر کی شاعری پر اسلامی فکر و ذہن کی چھاپ صاف نظر آتی ہے۔ غرض کہ اس کتاب سے جریر کی شخصیت اور اس کے فکر و فن کی مکمل تصویر ابھر کر سامنے آجاتی ہے جو کچھ لکھا ہے تحقیق اور حوالے سے لکھا ہے۔ عربی میں تو اس موضوع پر متعدد ضخیم اور محققانہ کتابیں موجود ہیں۔ اس کتاب کے اردو میں ہونے کا فائدہ یہ ہوگا کہ عربی زبان و ادب کے اساتذہ و طلبا کے علاوہ عام ارباب ذوق بھی اس سے استفادہ کر سکیں گے۔